Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ جمعرات ۸ صفر ۱۴۱۲ھ، ۲۹ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۲۹ اگست ۱۹۹۱ء نمبر ۱۹۳

فطرت کی کجی گناہ کی طرف راغب کرتی ہے

"اپنی غلطیوں پر کوئی انسان گہری نظر سے نگاہ ڈالے اور اپنے ماضی کے حالات کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ خوب کھل جائے گا کہ اندر کی کجی ہے جو باہر سے گناہ کو بلاتی ہے۔ جب تک وہ کجی انسانی فطرت میں پیدا نہ ہو انسان گناہ کی طرف نہ راغب ہو سکتا ہے نہ گناہ اسے مغلوب کر سکتا ہے۔ اس لئے پہلے اندر ایک فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ وہی فیصلہ ہے جو آگے پھر گناہ کے رستوں کی پیروی کرنے کی توفیق دیتا ہے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دُور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے، جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سُرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو۔ اس کا نام عبادت ہے؛ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے، تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے، تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے، تو اس میں خدا نظر آئے گا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۴۷)

خدا تعالیٰ پر یقینِ کامل سے غیر معمولی باتیں بھی رُونما ہو جاتی ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضلِ عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہے

مجھے یاد ہے قادیان میں جلسہ سالانہ کے بعد میں ہمیشہ سیر کے لئے دریا پر چلا جایا کرتا تھا جس کے نتیجہ میں قریباً سارا سال میری صحت اچھی رہتی۔ ربوہ میں صحت کی خرابی کی بڑی وجہ یہی ہوئی کہ یہاں کوئی جگہ ایسی نہیں تھی جہاں میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے جا سکتا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس بیماری سے چند دن پہلے ایک دیندار دوست نے مجھے ایک خط لکھا جسے پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ اس نے کتنی سچی بات لکھی ہے۔ اس نے لکھا کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے بعد آپ ہمیشہ دریا پر چلے جایا کرتے تھے جس کی وجہ سے آپ کی صحت اچھی رہتی مگر اب آپ کبھی باہر نہیں گئے اور میں ہر سال دیکھتا ہوں کہ آپ کی صحت جلسہ سالانہ کے بعد ہی بگڑتی ہے اس کا آپ کو فکر کرنا چاہیئے۔ اس خط کے چند دن بعد ہی مجھ پر فالج کا حملہ ہو گیا اور مجھے یہ خیال آیا کہ یہ بات ایک ان پڑھ کو سوجھی مگر ڈاکٹروں کو نہ سوجھی۔ اگر ڈاکٹر میری صحت کی بحالی کے لئے تبدیلی آب و ہوا پر اصرار کرتے تو شاید اس مرض کا حملہ نہ ہوتا۔ بہر حال میں نے بتایا ہے کہ ایمان کے ساتھ مل کر ایسے قصے بھی بعض دفعہ زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں دریا پر گیا۔ بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی جو بچپن میں میرے استاد رہے ہیں اور کچھ اور دوست میرے ساتھ کشتی میں سوار تھے۔ ناصر احمد بھی میرے ساتھ تھا جب ہم کشتی میں بیٹھے دریا کی سیر کر رہے تھے تو ناصر احمد نے اپنے بچپن کے لحاظ سے کہا کہ ابا جان اگر اس وقت ہمارے پاس مچھلی بھی ہوتی تو بڑا مزا آتا۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ پانیوں میں خواجہ خضر کی حکومت ہے۔ اگر خواجہ خضر کوئی مچھلی ہماری طرف پھینک دیں تو تمہاری یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ جب میں نے یہ فقرہ کہا تو بھائی جی جھنجھلا کر کہنے لگے کہ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں اس سے بچے کی عقل ماری جائے گی۔ میں نے کہا ہمارے خدا میں تو سب طاقتیں ہیں وہ چاہے تو ابھی مچھلی بھجوا دے۔ میں نے یہ بات ابھی ختم ہی کی تھی کہ یک دم پانی کی ایک لہر اٹھی اور ایک بڑی سی مچھلی کود کر ہماری کشتی میں آ گری۔ میں نے کہا دیکھ لیجئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نمائی کر دی اور ہمارے دل میں جو خواہش پیدا ہوئی تھی وہ اس نے پوری کر دی۔ خواجہ خضر بے شک وفات پا چکے ہوں مگر ہمارا خدا جو ہمارا خالق اور مالک ہے وہ تو زندہ ہے اور وہ ہمارے جذبات کو جانتا ہے اس نے اس خواہش کو دیکھا اور میری بات کو پورا کر دیا تو انسان کی نیت اگر صادق ہو اور اسے خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہو تو ایسی غیر معمولی باتیں بھی رونما ہو جاتی ہیں جن سے انسان کو نہایت ہی تعجب ہوتا ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۵ء)

عہدیداران مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

وکالتِ مال اوّل تحریک جدید ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء سے ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء تک ہفتہ تحریک جدید منا رہی ہے۔ مجالس انصار اللہ سے پوری طرح منصوبہ بندی کے ساتھ حسب ذیل طریق پر عمل پیرا ہو کر اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی درخواست ہے:۔

(۱) تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصولی اور دفتر چہارم میں نئے وعدہ کنندگان کو شامل کرنے کے لئے ضلع بھر کی مجالس کا دوروں کا خاص پروگرام بنایا جائے۔

(۲) تحریک جدید کے تمام وعدہ جات کی سو فیصد وصولی کے لئے ایک بھرپور مہم چلائی جائے۔ مقامی سیکرٹریان تحریک جدید سے بقایا داران کی فہرست حاصل کر کے اُن سے ملا جائے اور ادائیگی کی درخواست کی جائے۔

(۳) آمد رکھنے والی خواتین کو لجنہ کے ذریعہ اور نئے برسرروزگار ہونے والے خدام کو مجلس خدام الاحمدیہ کے ذریعہ تحریک جدید کے دفتر چہارم میں شامل کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی بھی ہو جائے۔

(۴) وفات یافتگان کو ان کے ورثاء

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹ر ظہور ۱۳۷۰ ہش ۲۹ر اگست ۱۹۹۱ء

خدا سے محبت کا فیصلہ

عام طور پر یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ انسان مختار ہے یا مجبور۔ اگر مختار ہے تو کیا وہ ہر عمل اپنی مرضی سے کرتا ہے اور جس طرح چاہے کر سکتا ہے۔ کوئی اس کی راہ میں روک بنتا ہے یا نہیں۔ اور اگر وہ مجبور ہے تو کیا اس کے ہر عمل کا کوئی اور ذمہ دار ہے اور وہ صرف ایک مشین کی طرح ہے کہ کام تو وہ کرتی ہے لیکن اس سے کام لینے والا کوئی اور ہے اور اس پر اچھے یا بُرے کام کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان مختار بھی ہے اور مجبور بھی۔ یعنی ایک حد تک مختار ہے اور ایک حد تک مجبور۔ اس لئے ایک حد تک وہ اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور ایک حد تک نہیں بھی۔ اگر وہ کچھ کرنے کا ارادہ کرے تو یہ ارادہ بھی اس کا اپنا ہے اور اس کام کے لئے کوشش بھی اس کی اپنی ہے۔ البتہ نتیجہ اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ کامیاب ہو جائے اور لازمی نہیں کہ وہ ناکام ہی رہے۔ کامیاب بھی ہو سکتا ہے اور ناکام بھی۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ ارادہ اور کوشش کرنے میں وہ مختار ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ ارادہ کن عوامل کے تحت کرتا ہے اور اس نے یہ ارادہ کیوں کیا اور وہ کیوں نہ کیا۔ اس کا انحصار اس کے حالات پر ہے لیکن ارادہ کرنا اس کا اپنا فعل ہے اور اس کا وہ ذمہ دار ہے اس لئے کہ ارادہ کرنے میں وہ مختار ہے۔ آپ کسے دوست بنانے کا ارادہ کرتے ہیں۔ یہ آپ کا فعل ہے۔ اور چونکہ یہ آپ کا فعل ہے اس لئے سیدنا حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حق میں فیصلہ کرنے والے بنیں۔ یعنی اوّل تو آپ کا اختیار ہے کس جس کی چاہیں محبت کا فیصلہ کریں۔ اور دوم یہ کہ آپ کی بہتری اس میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حق میں فیصلہ کریں۔ آپ خدا سے محبت کریں گے تو خدا بھی آپ سے محبت کرے گا اور جب وہ آپ سے محبت کرے گا۔ تو وہ آپ کی مدد بھی کرے گا اور آپ کی حفاظت کرے گا۔ اور وہ یہ سب کچھ اس طرح کرے گا جس طرح اور کوئی نہیں کر سکتا ہے کیونکہ جیسا وہ ہے ویسا اور کوئی نہیں۔

یہ مت سمجھ کہ مَیں تجھے پہچانتا نہیں
چُھپ کر جو تُو کرے مَیں اسے جانتا نہیں
یہ وہم ہے ترا کہ ہے چالاک و چُست تُو
مَیں تیرا ادّعائے خرد مانتا نہیں

——— ابوالاقبال

گو غریبِ شہر ہوں، اتنا بھی کم مایہ نہیں
راستے کا مَیں شجر ہوں، اور بے سایہ نہیں

آمد و شد سانس کی ہے اعتبارِ زندگی
اعتبارِ موت کی لیکن یہ ہم پایہ نہیں

ہر کسی نے آ کے دستک دی کہ گھر پر کون ہے
جس کو لوٹ آنا تھا گھر وہ لوٹ کر آیا نہیں

شہر سارا دیکھتا ہے میرے کاندھے پر صلیب
اور کسی کی آنکھ میں آنسو بھی لہرایا نہیں

مَیں نے دریاؤں کی لہروں سے لڑائی مول لی
پھر بھی ساحل کی ہَوا نے مجھ کو اپنایا نہیں

کون دے سکتا ہے میرے عزم و ہمّت کا صلہ
غم تو غم ہے، مَیں مسرّت سے بھی گھبرایا نہیں

ہیں کہاں جو لوگ میرے درپئے آزار تھے
میرے سَر پر سائباں، ان پر کوئی سایہ نہیں

خود کھڑے ہیں اپنے احساسات کی میزان پر
مَیں عدالت کے کٹہرے میں انہیں لایا نہیں

یہ تو چلتے ہی رہیں گے روز و شب کے سلسلے
رات کی تاریکیاں ہیں، چاند گہنایا نہیں

خون کی ہولی میں ہیں مصروف کچھ شوریدہ سَر
اشرف المخلوق کو جینے کا ڈھب آیا نہیں

لُٹ لُٹا کر اب نسیم اس راز سے واقف ہُوا
اس کی جھولی میں ہے جو کچھ، اس کا سرمایہ نہیں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

ربوہ میں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ ۲۴ مارچ ۱۹۴۹ء کو لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ اس خصوصی سفر کی تفصیلات حضور ہی کے مبارک الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ حضور نے ۲۵ مارچ کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے متعلق جو وہاں انتظامات ہو رہے ہیں میں کل ان کو دیکھنے کے لئے ربوہ گیا تھا کیونکہ اس جگہ پر کوئی رہائشی مکانات نہیں اس لئے ظاہر ہے کہ ہمیں وہاں رہائش کے لئے عارضی انتظامات ہی کرنے ہوں گے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے میں نے انجنیئروں سے مشورہ کرنے کے بعد ساڑھے تیرہ ہزار روپے کی منظوری عارضی شیڈ بنانے کے لئے دے دی ہے۔ اور اس میں پچاس شیڈ بنائے جا رہے ہیں ہر شیڈ ۹۶ فٹ لمبا اور ۱۶ فٹ چوڑا ہے درمیان میں ستون ہے۔ اسطرح ہر شیڈ دو حصوں پر منقسم ہو جاتا ہے۔ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ ہر شیڈ میں ۱۲۵ یا ۱۳۰ آدمی آسکتے ہیں اس طرح ۵۰ شیڈ میں تقریباً چھ ہزار آدمی کی گنجائش ہے۔ ان میں سے ۲۰ شیڈ مستورات کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں ڈھائی ہزار کے قریب مستورات کے رہنے کی گنجائش ہوگی۔ لیکن چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام آنے تک موسم گرم ہو جائے گا۔ اور لوگ غالباً پسند کریں گے کہ وہ باہر نکل کر سوئیں اس لئے خیال ہے کہ یہ عمارت تیس چالیس بلکہ پچاس ہزار آدمیوں کے لئے کافی ہوگی۔ کیونکہ صرف اسباب اندر رکھنا ہوگا۔ سونے کے لئے لوگ باہر لیٹنا زیادہ پسند کریں گے۔ اسباب کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر الگ الگ جماعتوں کو رکھا جائے تب بھی ہمارا خیال ہے کہ یہ شیڈ بارہ سے پندرہ بلکہ بیس ہزار آدمیوں کے لئے کافی ہونگے۔ کیونکہ جماعت جب جلسے پر آتی ہے تو بالعموم اپنے چندے بھی ساتھ لاتی ہے۔ اور بالعموم وہ ان ایام میں اپنے گذشتہ حسابات بھی دیکھنا چاہتی ہے۔ اسکے علاوہ مختلف دفاتر سے لوگوں کو مختلف کام ہوتے ہیں۔ بعض کو اپنے جھگڑوں اور تنازعات کے سلسلے میں امور عامہ کے دفتر سے کام ہوتا ہے۔ یا رشتہ ناطہ کے لئے وہ شعبہ رشتہ ناطہ سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں یا دفتر مال والوں سے وہ اپنے بجٹ کے سلسلہ میں ملنا چاہتے ہیں۔ یا دفتر محاسب میں وہ اپنی امانتیں رکھوانا چاہتے ہیں۔ یا اپنی امانتیں نکلوانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان دفاتر کے لئے بھی وہاں مکانات بنانے ضروری تھے۔ کیونکہ میں نے انجنیئروں سے مشورہ کرنے کے بعد اس غرض کے لئے عارضی طور پر بارہ کمرے بنانے کا حکم دے دیا ہے۔ اور وہیں خزانہ بنانے کی ہدایت دے دی ہے۔ اس طرح جو مستقل افسر ہیں اور جن کو جلسہ سالانہ کے ایام میں رات دن کام کرنا پڑے گا۔ ان کے لئے بھی علیحدہ انتظام کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس کے لئے بھی میں نے چھ مکانات الگ بنوانے کا فیصلہ کیا ہے اور متعلقہ کارکنان کو اسکے متعلق ہدایت دے دی ہے۔ یہ تمام مکانات صرف عارضی طور پر بنائے جائیں گے۔ ان پر تقریباً اٹھارہ بیس ہزار روپیہ صرف ہوگا۔ لیکن اس میں سے خرچ کا کچھ حصہ سلسلے کو واپس مل جائے گا۔ مثلاً جب یہ مکانات توڑے جائیں گے تو انکی کچی اینٹیں کچھ تو ضائع ہو جائیں گی۔ لیکن انجنیئروں کا خیال ہے کہ دو تہائی اینٹیں آئندہ کی ضروریات کے لئے بچ جائیں گی۔ اسی طرح ان مکانات میں جو لکڑی استعمال کی جائے گی وہ بھی بچ جائے گی۔ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ نصف کے قریب خرچ واپس مل جائے گا اور صرف دس ہزار روپیہ ایسا ہوگا جو جلسہ کی خاطر خرچ ہوگا۔ میں نے یوں بھی اندازہ لگایا ہے کہ انجمن کے جو دفاتر ہیں وہ قادیان کی نسبت اب بہت بڑھ گئے ہیں۔ قادیان میں ہمارا سو کے قریب کلرک تھا۔ لیکن اس وقت غالباً زیادہ ہو چکا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی دفتر لاہور میں ہے کوئی چنیوٹ میں ہے اور کوئی احمد نگر میں ہے۔ اسکے علاوہ ہمارے دفاتر اب دو ملکوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ گویا ہمارے دفاتر کا کام پہلے کی نسبت بہت بڑھ گیا ہے۔ بلکہ اب تو ایک مستقل دفتر حفاظت مرکز کے لئے ہی قائم ہو چکا ہے۔ اور اس کا کام یہی ہے کہ قادیان کے متعلق جو مشکلات پیدا ہوں ان کا ازالہ کرے۔ گورنمنٹ سے خط و کتابت کرے۔ جماعتوں کو قادیان کے حالات سے باخبر رکھے۔ اور ہر قسم کا ضروری ریکارڈ جمع کرتا رہے۔ پھر چونکہ قادیان کی صدر انجمن بھی قائم ہے۔ اس کے دفاتر الگ ہیں۔ مگر ان دفاتر کا صرف خرچ کے ساتھ تعلق ہے۔ ربوہ میں مکانات کی تعمیر یا صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں اسی طرح تحریک جدید کے بہت سے کارکنان ہیں۔ ان سب کارکنان کو اگر بلایا جائے تو ہزار بارہ سو تک انکی تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اور ان کی رہائش کے لئے کم سے کم اڑھائی تین سو مکانات کی ضرورت ہے۔ اب تو ہمارے تین مکان لاہور میں ہیں۔ کالج بھی یہیں ہے۔ کچھ مکانات چنیوٹ میں ہیں۔ چالیس پچاس مکانات احمد نگر میں ہیں۔ اور کچھ حصہ کارکنوں کا خیموں میں رہتا ہے۔ جب دفاتر اکٹھے ہونگے تو ہمیں ضرورت ہوگی کہ ان کے لئے اڑھائی سو خیمہ لگوایا جائے۔ اور اگر اڑھائی سو خیمہ لگوا دیا جائے تب بھی اول تو خیموں میں وہ آرام میسر نہیں آسکتا جو مکانات میں ہوتا ہے دوسرے اگر اڑھائی سو خیمہ خریدا جائے تو سوا لاکھ روپیہ میں آتا ہے۔ ان خیموں کو اگر دوبارہ مکانات بننے پر بیچ بھی دیا جائے تب بھی ساٹھ ستر ہزار کا نقصان ہمیں برداشت کرنا پڑے گا۔ اور اگر اڑھائی سو خیمہ کرایہ پر لیا جائے تو ۱۸ روپیہ ماہوار پر ایک خیمہ ملتا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ ۴۵۰۰ روپیہ ماہوار صرف کرایہ پر خرچ ہوگا۔ اگر یہ خیمے ایک سال تک رکھے جائیں جب تک ہماری عمارتیں مکمل نہ ہو جائیں تو ۵۴۰۰۰ روپیہ سالانہ صرف کرایہ پر خرچ آجائے گا۔ اور ان خیموں کو پہنچانے اور واپس لاتے میں جو خرچ ہوگا وہ بھی چار پانچ پانچ روپے فی خیمہ سے کم نہیں ہو سکتا۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے یہ سمجھا کہ اگر ہم ان عارضی عمارتوں کو جو جلسہ سالانہ کیلئے بنائی جا رہی ہیں بعد میں توڑے نہیں بلکہ اسی طرح رہنے دیں تو ہمارا بیس ہزار روپیہ جو ان عمارتوں پر خرچ ہو گا اس میں سے دس ہزار روپیہ تو یقیناً جلسہ سالانہ کے لئے خرچ ہونا تھا۔ باقی دس ہزار روپیہ جو لکڑی اور اینٹوں کی صورت میں ہمیں واپس مل سکتا تھا۔ وہ ان عمارتوں کو سال بھر قائم رکھ کر ہمارے دفاتر اور کارکنوں کو اکٹھا رکھنے میں کام آسکتا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ فی بیرک چھ چھ مکان بن سکتے ہیں۔ اور چونکہ پچاس بیرکیں ہیں اس لئے بعد میں بڑی آسانی سے تین سو مکان بن سکتے ہیں۔ اگر ہم ان مکانات کو سال بھر رہنے دیں تو دس ہزار روپیہ کا نقصان اٹھانے کی بجائے ہمیں کم از کم چالیس ہزار روپے کی بچت ہوگی۔ اگر ہم خیمے لگائیں تو ہمیں پچاس ہزار روپیہ سالانہ کرایہ ادا کرنا پڑے گا۔ اور اگر ہم خیمے خرید کر سال بھر کے بعد بیچیں تو ہمیں ساٹھ ستر ہزار روپے کا گھاٹا برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر یہ شیڈ اور مکانات اسی طرح پر کھڑے رہیں اور چھ چھ مکان فی بیرک بنا دیئے جائیں تو تین سو مکان بن جائیں گے۔ ان پچاس شیڈوں کے علاوہ جو عارضی مکانات وہاں جلسہ سالانہ کے لئے بنائے جا رہے ہیں جن میں دفاتر بھی ہونگے ناظروں کے لئے مکانات بھی ہوں گے۔ پرائیویٹ سیکرٹری کا بھی دفتر ہوگا۔ اور میرا مکان بھی ہوگا۔ اس پر ہمارے اخراجات کا اندازہ چار ہزار روپیہ ہے۔ کیونکہ بہرحال کسی چھوٹی سی جگہ میں یہ سارے دفاتر نہیں آسکتے۔ دس بارہ افسروں کیلئے جگہ کی ضرورت ہوگی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے لئے جگہ کی ضرورت ہوگی اور پھر میری رہائش کے لئے جگہ کی ضرورت ہو گی۔ اس لئے ہم نے جو نقشہ تجویز کیا ہے۔ اس کے مطابق چار ہزار خرچ کا اندازہ ہے۔ اور اگر اس خرچ کو پورے سال پر پھیلا دیا جائے تو ساڑھے تین سو روپے ماہوار کا خرچ ہے۔ جو سلسلہ کو برداشت کرنا پڑے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر جلسہ سالانہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات و واقعات شخصیات ـــــ نون سین

حکومت اور اخبارات

شیخ رشید احمد جو وزیر اعظم کے مشیر برائے اطلاعات اور براڈکاسٹنگ ہیں نے گذشتہ روز کہا کہ ان کی حکومت "ایسا لگتا ہے" کہ اس بات پر مجبور ہو جائے گی کہ وہ اخباری صنعت کے لئے ایک ضابطہ اخلاق نافذ کرے جو اخبارات اور صحافی دونوں پر لاگو ہوگا اور یہ اس لئے کہ اخبارات باقاعدگی کے ساتھ سنسنی خیز غلط خبریں شائع کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپ لوگوں کو افواہ سازی سے باز آنا ہوگا۔ یہ افواہ سازی آئی جے آئی حکومت کے خلاف ہے اگر آپ لوگوں نے ایسا نہ کیا تو ہمارے پاس اس بات کا اور کوئی حل نہیں ہوگا کہ ایک ضابطہ اخلاق لاگو کر دیا جائے۔

انگریزی اخبار ڈان کو انٹرویو دیتے ہوئے شیخ موصوف نے کہا کہ آئی جے آئی کی حکومت اس بات کی مخالفت نہیں کرتی کہ تعمیری تنقید کی جائے نہ ہی وہ یہ چاہتی ہے کہ پریس کی آزادی چھین لے یا کم کر دے لیکن آپ لوگ ہمیں اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ پریس کے رویے کو درست کرنے کے لئے کوئی کارروائی کی جائے۔ ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ بعض اخبارات اور صحافی ہمیں بلیک میل کرتے رہیں۔ اور ہمارے متعلق جھوٹی اور بے بنیاد خبریں شائع کرتے رہیں۔ ایک سوال کے جواب میں شیخ رشید احمد نے کہا کہ وہ پہلے ہی یہ بات کہہ چکے ہیں کہ وزیر اعظم کی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ پریس کے متعلق کوئی آرڈیننس جاری کیا جائے جیسا کہ عام طور پر ذرائع ابلاغ میں یہ بات کہی جاتی رہی ہے۔ ہم اقتدار میں اسلئے نہیں آئے کہ قلم کی طاقت کو دبائیں۔ ہم تعمیری تنقید کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ بے بنیاد خبریں شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جہاں تک ضابطہ اخلاق کا تعلق ہے انہوں نے کہا کہ اسکی تیاری کے لئے اخبارات اور صحافیوں سے مشورہ کیا جائے گا۔ شیخ موصوف نے کہا کہ وہ نہیں جانتے بعض اخبارات اور صحافی آئی جے آئی کی حکومت کو کیوں ناکام کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ وزیر اعظم کی حکومت ایک اچھے خوشحال دور کے لانے میں ساعی ہے۔ اور چاہیئے تو یہ کہ پاکستان کے ذرائع ابلاغ اس بات میں ان کی مدد کریں۔ وہ ہماری سیاسی اور اقتصادی تجاویز کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں اور ہماری کمر میں چھرا گھونپ کر ہمیں ناکام بنانے کا خیال ترک کر دیں۔ انہوں نے صحافیوں کو مشورہ دیا کہ وہ دیانت داری سے کام کریں اور آئی جے آئی حکومت کی پشت پناہی کریں تاکہ جمہوری اداروں کو قائم اور مستحکم کیا جا سکے اور مضبوط بنایا جا سکے۔

ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکے کہ سابق صدر ضیاء الحق کے بیٹے اعجاز الحق نے اس بات کی کیوں دھمکی دی ہے کہ وہ ایک سال میں بہاولپور کے حادثے کی تحقیقات کو مکمل کر دیں گے۔ جبکہ انہیں اس بات کا علم ہے کہ ملزم کون ہیں۔ انہوں نے مسٹر اعجاز الحق کو مشورہ دیا کہ انہیں اس بات کا مطالبہ کرنا چاہیئے کہ اگر وہ موجودہ کمیٹی سے مطمئن نہیں ہیں تو ایک اور کمیٹی تشکیل دی جائے۔

تحریک جدید

میں نے تحریک جدید کو جاری کرتے وقت اس اصل کو مدنظر رکھا تھا۔ کہ ہمیشہ ایک کھانا کھاؤ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ جب انسان ایک کھانا کھائے گا تو لازمی طور پر وہ ایسا ہی کھانا کھائے گا۔ جس سے اس کا پیٹ بھرے۔ یہ تو نہیں کر سکتا کہ وہ ایک کھانا بھی کھائے اور پھر وہ کھانا ایسا ہو جو صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہو۔ پیٹ بھرنے کے لئے کافی نہ ہو۔ مثلاً چٹنیاں اور مربّے ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان گذارہ نہیں کر سکتا۔ یہ صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہوتی ہیں اس طرح ایک کھانا کھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ان کھانوں کو چھوڑ دیتا ہے جو محض زبان کے ذائقے کے لئے ہوتے ہیں۔ پیٹ بھرنے کے لئے نہیں ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ہمارے لئے ایسی آسانی پیدا کر دی ہے کہ جو باتیں ان کے لئے یعنی یوروپ والوں کے لئے تکلیف کا موجب ہے وہ ہمارے لئے نہ صرف تکلیف کا موجب نہیں بلکہ ہم اسے بھی تعیش قرار دیتے ہیں۔

لجنہ کالم

سوال:۔ لجنہ اماء اللہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہ عربی زبان کے الفاظ ہیں جنکے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خدمت گار کنیزوں (بندیوں) کی تنظیم یا جماعت۔

سوال: لجنہ کا باقاعدہ قیام کب ہوا اور کب بنیاد رکھی گئی۔

جواب: سیدنا حضرت فضل عمر نے 15 دسمبر 1922ء کو مستورات کے سامنے یہ سکیم پیش فرمائی اور 25 دسمبر 1922ء کو اس عالمگیر تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔

سوال۔ سب سے پہلے لجنہ کی ممبرات کی تعداد کیا تھی؟

جواب: حضرت فضل عمر کی سکیم پر سب سے پہلے دستخط کرنے والی چودہ خواتین تھیں جن میں۔ حضرت اماں جان حضرت نواب مبارکہ بیگم حضرت اُمِ ناصر محمودہ بیگم حضرت سیدہ امۃ الحیٔ حضرت اُمِ طاہر وغیرہ شامل تھیں۔

سوال: لجنہ اماء اللہ کی سب سے پہلی مجلس عاملہ کی عہدہ دار کون تھیں۔

جواب: حضرت محمودہ بیگم صاحبہ ام ناصر صدر و ناظمہ جلسہ مستورات۔ حضرت امۃ الحیٔ صاحبہ۔ ام خلیل سیکرٹری۔ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ محصل چندہ جات۔ محترمہ استانی مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب خزانچی۔

سوال: لجنہ اماء اللہ کا سب سے پہلا اجلاس کب اور کہاں ہوا۔

جواب: لجنہ کا پہلا اجلاس 25 دسمبر 1922ء کو قادیان میں حضرت اماں جان کے مکان پر ہوا۔ جسمیں تمام حاضر ممبرات سے حضرت فضل عمر نے لجنہ سے متعلق تقریر فرمائی۔

سوال: جلسہ سالانہ مستورات کا انتظام کب لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہوا۔

جواب: دسمبر 1922ء کے جلسہ سالانہ مستورات کا انتظام لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہوا

سوال: لجنہ اماء اللہ کا دوسرا اجلاس کب ہوا

جواب: 29 جنوری 1923ء کو لجنہ اماء اللہ کا دوسرا اجلاس ہوا۔ جسمیں حضور نے تقریر فرمائی۔ اور قیام لجنہ کے مقاصد بیان فرمائے اور کام کرنے کی ہدایات دیں۔

سوال: لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کے اہم مقاصد کیا ہیں۔

جواب: احمدی مستورات میں مالی و جانی قربانیوں کی روح پیدا کرنا۔ دینی علم سیکھنے سکھلانے۔ دعوت الی اللہ خدمت خلق اور آئندہ نسل کی بہترین تعلیم وتربیت کے ذرائع سوچنا۔ لجنہ کے اہم مقاصد ہیں۔

سوال: لجنہ کے باقاعدہ قیام سے قبل جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات کی رہائش و خوراک کا انتظام کس کے سپرد تھا۔

جواب: حضرت اماں جان رہائش کے لئے اپنے کمرے دیتیں اور کھانے کا اہتمام خود اور خاندان کی مستورات کرتیں۔

سوال: مستورات میں سے پہلے احمدی اخبارات ورسائل میں خواتین کے کالم کا کس نے مطالبہ کیا۔

جواب: محترمہ سکینۃ النساء صاحبہ اہلیہ محترم قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب گولیکی گجرات نے ایڈیٹر صاحب البدر سے یہ مطالبہ کیا۔

سوال: الفضل کے اجراء پر سب سے پہلی مالی قربانی کس نے پیش کی۔

جواب: حضرت اماں جان اور حضرت اُم ناصر محمودہ بیگم صاحبہ نے۔ حضرت اماں جان نے اپنا قطعہ اراضی اور حضرت اُم ناصر نے اپنا زیور الفضل کے اجراء کے لئے پیش کیا۔

سوال: مستورات کی تعلیم وتربیت کیلئے سب سے پہلے کون سا رسالہ شائع ہوا۔ اور کس نے شائع کیا۔

جواب: رسالہ "احمدی خاتون" شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے شروع کیا۔

سوال: الفضل میں مستورات کے لئے صفحہ کس عنوان سے جاری ہوا۔

جواب: الفضل کے اجراء پر مستورات کی تعلیم وتربیت کے لئے تہذیب النساء کے عنوان سے پورا کالم وقف ہوا۔

سوال: قادیان میں مدرسۃ البنات کب جاری ہوا۔

جواب: اجراء تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانے میں ہوا لیکن باقاعدہ جماعت بندی حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کے زمانے میں 1909ء میں ہوئی۔

سوال: اس وقت طالبات کی تعداد کتنی تھی۔

جواب: کل طالبات 35 تھیں۔

سوال: مستورات میں مالی قربانی کی تحریک سب سے پہلے کب اور کس نام سے ہوئی۔

جواب: مستورات میں سب سے پہلی قربانی کی تحریک فروری 1914ء میں بنام زنانہ دعوت الی اللہ فنڈ ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر امۃ السلام سمیع ۔ ڈسٹرکٹ جنرل ہسپتال سنڈرلینڈ ۔ برطانیہ

ذیابیطس کیا ہے؟

ذیابیطس کیا ہے

یہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں شوگر کی مقدار خون میں بڑھ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے پیشاب میں شوگر آنے لگ جاتی ہے۔ نوجوانوں میں یہ بیماری بہت شدید قسم کی ہوتی ہے اور بغیر انسولین کے انجکشن کے کنٹرول میں نہیں آتی جب کہ زیادہ عمر کے لوگوں میں یہ بیماری معمولی نوعیت کی ہوتی ہے اور ان میں اس بیماری کو بذریعہ خوراک ہی یا پھر بذریعہ خوراک اور گولیاں دونوں سے بآسانی کنٹرول کیا جاسکتا ہے اور اس طرح سے اس بیماری کے مریض صحت والی زندگی گزار سکتے ہیں۔

پیشاب ٹیسٹ کرنا

پیشاب کے ٹیسٹ کرنے سے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ذیابیطس کنٹرول میں ہے یا نہیں جوں جوں مریض بیماری پر کنٹرول حاصل کرلے گا۔ شوگر کی مقدار پیشاب میں پہلے کم ہوجاوے گی پھر ختم ہو جاوے گی اور پیشاب میں شوگر کا آنا بالکل بند ہو جاوے گا۔ پیشاب کو ٹیسٹ کرنے کے لئے DIASTIX استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کے استعمال کا طریقہ بوتل پر بڑی تفصیل سے لکھا ہوا ہوتا ہے بس یہ ضروری ہے کہ رنگ کی تبدیلی جو ٹھیک ۳۰ سیکنڈ کے بعد آوے اس کو پڑھا جاوے اور ۳۰ سیکنڈ گننے کے لئے سٹاپ واچ استعمال کی جاوے۔ ۳۰ سیکنڈ کے بعد جو رنگ کی تبدیلی آوے وہ بے یقینی ہے بعض مریض رقم کو بچانے کے لئے DIASTIX کے دو یا تین ٹکڑے کر لیتے ہیں۔ اس طرح سے رزلٹ غلط آتا ہے اور پیشاب کے ٹیسٹ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ شروع شروع میں مریض کو اپنا پیشاب صبح سویرے اٹھنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے ٹیسٹ کرنا چاہیئے جب شوگر کی مقدار پیشاب میں ختم ہو جاوے تو ہفتہ میں ایک ہی دفعہ پیشاب کو DIASTIX سے ٹیسٹ کرنا کافی ہوتا ہے۔ بار بار پیشاب کو ٹیسٹ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

ذیابیطس کا کنٹرول بذریعہ خوراک

یہ بہت ضروری ہے ذیابیطس کو خوراک کے ذریعہ کنٹرول کرنا چاہیئے۔ لیکن بذریعہ خوراک کنٹرول کرنے کا مطلب یہ بالکل نہیں کہ مریض بھوکا رہنا شروع کردے اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ صاف ستھری۔ محنت والی خوراک کھائی جاوے اور ایسی خوراک تو دراصل ہر آدمی کو ہی کھانی چاہیئے۔

تفصیل کچھ اسطرح سے ہے کہ:

۱۔ گھی اور تیل کا استعمال کم سے کم کیا جاوے۔ بھنی ہوئی چیزیں یا گھی کی ہوئی چیزیں بالکل نہیں کھانی چاہئیں۔ پراٹھے اور گھی سے چپڑی ہوئی روٹی بالکل نہیں کھانی چاہیئے۔

ایسا دودھ استعمال کرنا چاہیئے جس سے مکھن یا کریم بالکل نکال لی گئی ہو۔

چینی اور چینی سے بنی ہوئی اشیاء مثلاً کیک آئس کریم، گڑ، میٹھے بسکٹ، جام، میٹھی کھیر، کسٹرڈ، کوکا کولا وغیرہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ سب نقصان دہ اشیاء ہیں بازار میں جو DIABETIC FOOD ملتا ہے اس کو بالکل استعمال نہیں کرنا چاہیئے چونکہ یہ گراں بھی ہوتا ہے اور اس کے کھانے سے آدمی موٹا ہو جاتا ہے۔

کھانا وقت مقررہ پر کھائیں آہستہ آہستہ چبا کر کھائیں۔ تھوڑا کھانا کھائیں۔ شراب بالکل نہ پیئیں۔

اگر آپ کا وزن زیادہ ہو۔ اس کو کم کریں چینی اور گھی کے نہ کھانے سے وزن کم ہو جاتا ہے۔ ذیابیطس بھی کنٹرول میں آجائے گی اور آپ بھی اپنے آپکو صحت مند و توانا محسوس کرنے لگ جاویں گے۔

پاؤں کی احتیاط

ذیابیطس کے مریض اپنے پاؤں کی خاص احتیاط کریں۔ دونوں پاؤں کو دن میں کئی بار دھوئیں۔ انگلیوں کے درمیان کی جگہ کو صاف اور خشک رکھیں۔ ہاتھ اور پاؤں کے ناخنوں کو چھوٹا رکھیں کاٹتے وقت مکمل طور پر احتیاط کریں۔ زخم نہ ہونے دیں۔ جرابیں ایسی پہنیں جو نہ بہت کھلی ہوں نہ تنگ ہوں۔ بوٹ تنگ نہیں ہونے چاہئیں۔ جرابیں اور بوٹ پہن کر پاؤں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیئے۔

سگریٹ نوشی

سگریٹ نوشی سے ذیابیطس کے مریض مکمل طور پر اجتناب کریں یہ بہت ضروری ہے۔ ایسے مریضوں کا سگریٹ نوشی جاری رکھنا پاگل پن کے سوا کچھ نہیں ہے۔

ورزش

ورزش کرنا فائدہ مند ہے۔ اس سے شوگر کنٹرول میں رہتی ہے وزن کم رہتا ہے۔ دل کی بیماریوں اور دوسری پیچیدگیوں سے بچت رہتی ہے۔ تیز تیز سیر بھی روزانہ کریں۔ ناغہ نہ کریں۔ سائیکل چلائیں۔ تیراکی کریں یا باغبانی کریں۔ اس طرح سے آپ کی صحت برقرار رہے گی۔ بیماری کنٹرول میں رہے گی۔

ڈرائیونگ

ذیابیطس کے مریضوں کی اگر خون میں شوگر کی مقدار زیادہ ہو تو غنودگی طاری ہوجاتی ہے یا اونگھ آجاتی ہے۔ جس کا کنٹرول مشکل ہوتا ہو اس وجہ سے جب تک خون میں شوگر کی مقدار کنٹرول میں نہ آجاوے موٹر وغیرہ چلانے سے پرہیز کریں چونکہ اگر موٹر سائیکل چلاتے وقت یا موٹر کار چلاتے وقت اونگھ آجاوے یا غنودگی طاری ہوجاوے تو نقصان کا خطرہ رہتا ہے۔

ذیابیطس کے لئے گولیاں

اگر خون میں شوگر کی مقدار مندرجہ بالا احتیاطی تدابیر سے کم نہ ہو تو پھر گولیاں کھا کر کنٹرول کریں مگر خوراک کی احتیاط بدستور جاری رکھیں۔ تب ہی گولیوں کے کھانے کا فائدہ ہوگا۔ گولیوں کا استعمال بلا ناغہ کریں۔ بعض لوگ جب یہ گولیاں کھانی شروع کرتے ہیں تو وہ اپنی ہائی بلڈ پریشر والی گولیاں کھانی بند کر دیتے ہیں جو ٹھیک نہیں ان گولیوں کے ساتھ اپنی ہائی بلڈ پریشر والی گولیوں کا استعمال ضرور جاری رکھیں۔ تاکہ بلڈ پریشر بھی باقی نہ رہے اور خون میں شوگر کی مقدار بھی کنٹرول میں ہی رہے۔

پیچیدگیاں

ذیابیطس آنکھوں، گردوں، دماغ کی شریانوں۔ دل کی شریانوں اور پاؤں میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا کر دیتی ہے۔ اس وجہ سے اس کو مختلف بیماریوں کی ماں بھی کہتے ہیں مگر ایسی پیچیدگیاں صرف دو فیصد ذیابیطس کے مریضوں میں ہوتی ہیں۔ وہ بھی ان مریضوں میں جن میں یہ بیماری سال ہا سال تک بغیر کنٹرول کئے جاری رہے۔ اس وجہ سے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ احتیاط کریں۔ بیماری کو کنٹرول میں رکھیں۔ پیچیدگیاں پیدا نہیں ہوں گی۔

ذیابیطس کا کنٹرول بذریعہ انسولین

نوجوانوں میں کیا جاتا ہے۔ جس پر پھر کبھی میں تفصیل سے لکھوں گی۔ فی الحال یہی لکھنا کافی ہے کہ یہاں برطانیہ میں ذیابیطس کے کئی مریض جو انسولین کا ٹیکہ صبح شام لگواتے تھے۔ صبح کے وقت اپنے بستر میں مردہ پائے گئے اور پوسٹ مارٹم کرنے پر معلوم ہوا کہ انہوں نے انسولین کا انجکشن جو لگوایا تھا اس سے ان کے خون میں شوگر کی مقدار بالکل کم ہوگئی جس کی وجہ سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ بہر حال یہ ٹیکے احتیاط سے لگوانے چاہئیں اور خوراک بھی احتیاط سے کھانی چاہیئے۔

آخیر میں ایک دفعہ ذیابیطس کے مریضوں کو میں پھر یہی کہوں گی کہ گھی کا استعمال بالکل کم کریں۔ اپنے پاؤں کا خیال رکھیں اور سگریٹ نوشی ترک کر دیں۔

آپس میں سچی ہمدردی کریں

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔۔۔ جماعتیں تب بنتی ہیں کہ بعض بعض کی ہمدردی کرکے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہوکر ایک دوسرے کے جوارح ہوجاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔۔۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔۔۔ جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہیں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک درخت کی شاخیں ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

منظور صادق

مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب

مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد تقریباً اسی سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

مکرم ماسٹر صاحب ایک مخلص بزرگ اور درویش صفت عالم دین تھے۔ ان کا اصل وطن چارکوٹ (مقبوضہ کشمیر) تھا جہاں حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے زمانہ سے جماعت قائم ہے۔۔۔۔ تقسیم ہند کے نتیجہ میں کشمیر میں شروع ہونے والے فسادات کے باعث مکرم ماسٹر صاحب بھی دیگر کئی خاندانوں کی طرح ہجرت کرکے پاکستان آگئے تھے۔ آپ ابتدا ہی سے جماعت کے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھتے تھے چنانچہ "تاریخ احمدیت کشمیر" مؤلفہ مولوی اسداللہ کاشمیری میں آپ کے جو حالات زندگی درج ہیں۔ ان کے مطابق چارکوٹ میں نئے نئے قائم ہونے والے "اس مکتب (مدرسہ احمدیہ) میں اوّلین پڑھانے والے ماسٹر بشیر احمد ولد عطاءاللہ صاحب تھے جنہوں نے تحصیلداری کی ملازمت پر اس مدرسہ میں باوجود قلیل تنخواہ کے ترجیح دی۔ اور انتہائی مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے صبر و تحمل سے سولہ سال تک قرب و جوار کے بچوں کو پڑھایا"

(تاریخ احمدیت کشمیر صـ ۲۵۵)

پاکستان آمد کے بعد آپ ایک طویل عرصہ راولپنڈی کے قریب "واہ" میں مہاجرین جموں و کشمیر کے لئے قائم کئے گئے عارضی کیمپ میں بطور سکول ٹیچر خدمات بجالاتے رہے آپ کو سکول کے اساتذہ اور طلبہ میں قابل احترام مقام حاصل تھا۔ آپ تقریباً ہر فن مولا ٹیچر تھے۔ انگریزی۔ اردو۔ عربی۔ فارسی۔ تاریخ جغرافیہ دینیات غرض ہر مضمون کی کلاس لیتے اور پڑھانے کا حق ادا کرتے۔ آپ کا پڑھانے کا انداز اور اسلوب بیان بڑا دلنشین ہوتا۔ بات دل سے کہتے جو دل میں ہی اتر جاتی۔ اسی سکول میں خاکسار کو بھی آپ کا شاگرد ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ شاگردوں سے آپ کا حسن سلوک انتہائی مشفقانہ ہوتا مگر ڈسپلن کے بڑے پابند اور اس میں کوئی کوتاہی برداشت نہ کرتے۔ ٹیچر کی حیثیت سے آپ کے شاگردوں کا حلقہ بہت وسیع ہے اور آپ کے سینکڑوں شاگرد نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے بعض دیگر ممالک میں بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک عام مدرس اور ٹیچر کی حیثیت سے آپ کی ملی خدمات مسلمہ اور یادگار ہیں اور آپ کی ان خدمات سے اپنوں اور بیگانوں سبھی نے فائدہ اٹھایا۔

لیکن آپ کی زندگی کا قابل ذکر اور قابل فخر پہلو آپ کی خدمت قرآن کا ہے جو آپ زندگی بھر کسی معاوضہ اور حق الخدمت کے بجالاتے رہے۔ چارکوٹ۔ واہ اور اس کے بعد گرمولہ ورکاں میں آپ نے احمدی بچوں اور بچیوں بلکہ نوجوانوں اور بوڑھوں تک کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کا سلسلہ تاحیات جاری رکھا۔ اسی طرح آپ کے علم قرآن سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدی مرد و زن مستفیض ہوئے آپ ہر طالب علم کو اس کے علم و شعور اور فہم و فراست کے مطابق ذاتی دلچسپی سے پڑھاتے اور جب تک سبق ذہن نشین نہ ہوتا گھر جانے نہ دیتے۔ اس کے علاوہ جماعت میں درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہتا۔ آپ کا درس سننے والا ہوتا تھا۔ ایک ایک بات ایک ایک نکتہ ذہن نشین کراتے۔ آپ انتہائی سادہ زندگی گذارتے تھے۔ دنیاوی اور دینوی علوم سے مالامال ہونے کے باوجود کبھی نمود و نمائش اور تفاخر کا مظاہرہ نہ کیا گھر میں بھینسیں رکھی تھیں ان کے لئے چارہ تک لاتے اور محنت و مشقت میں کبھی عار محسوس نہ کرتے آپ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کے بھی بڑے پابند تھے۔ نمازیں بڑے خشوع و خضوع سے ادا کرتے۔ نظام جماعت کے پابند اور امام جماعت سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔ جب کبھی کسی کو کوئی مشکل یا مسئلہ پیش ہوتا تو اسے حضور کو دعا کیلئے خط لکھنے کا مشورہ دیتے۔ جلسہ سالانہ پر ہر سال تشریف لے جاتے اور جلسہ کے تمام پروگرام سنتے۔ آپ کو تحریک جدید کی پانچ ہزاری فہرست میں بھی شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک اولاد سے نوازا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ ان کے والد کی شبانہ روز پرسوز دعاؤں کا ثمرہ ہے محترم ماسٹر صاحب نے زندگی کے آخری چند سال علالت میں گذارے اگرچہ ان کے بچوں نے ان کے علاج معالجہ کی حتی المقدور کوشش کی مگر بالآخر تقدیر غالب آئی اور آپ سی ایم ایچ مظفر آباد میں جہاں وہ اپنے بڑے بیٹے کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے انتقال کر گئے۔ آپ کا جسد خاکی مظفر آباد سے گرمولہ ورکاں لایا گیا جہاں آپ کی انتہائی "احسان مند" جماعت کے سینکڑوں مرد و عورتوں اور بچوں کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں کی کثیر تعداد نے آپ کا آخری دیدار کیا اور یوں اپنے اس محسن کو ربوہ کے لئے رخصت کیا جہاں بوجہ موصی ہونے آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ کی وفات سے نہ صرف جماعت گرمولہ ورکاں ایک بہترین معلم اور شفیق استاد سے محروم ہو گئی ہے بلکہ دنیا کے مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے آپ کے سینکڑوں شاگردوں کے لئے بھی آپ کی وفات ایک صدمۂ عظیم ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حبیب اللہ خان رانا

مکرم شیخ نصیر احمد صاحب

نوشہرہ ککے زئیاں

مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ولد مکرم شیخ عبدالعظیم صاحب صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ۱۵ اگست ۱۹۹۰ء کو اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے تھے۔

ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ بیماری کی صحیح تشخیص نہ ہو سکی۔ مگر آخری موقعہ پر دل کا حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔

انکی وفات حسرت آیات کا صدمہ انکے والدین، بہن بھائیوں اور اہل و عیال کے لیئے ہی دوبھر نہ تھا بلکہ ایک مخلص دوست کی دائمی جدائی خاکسار کی طبیعت پر بھی ازحد گراں گذری ہے۔ دوستی کا یہ رشتہ ۱۲½ سال پر محیط رہا ہے۔ اس سارے عرصہ میں انکو ازحد معاون، ہمدرد، غمگسار مخلص اور یک رنگ پایا۔ طبع میں ذرا برابر بھی تصنع اور کسی نوع کی ملونی نہ تھی۔ نہایت زیرک اور صائب الرائے انسان تھے۔ دوستی کے لئے ایسا ہمہ وصف انسان مجھے احمدیت کی عظیم دولت نے عطا فرمایا تھا۔ ان کے والد محترم شیخ عبدالعظیم صاحب نے حقائق کے سامنے کہیں جلد زانو ٹیک دیئے۔ محترم شیخ صاحب کے ان الفاظ نے خاکسار کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

"نصیر احمد میرا بیٹا ہے اسکو آخری غسل میں خود دونگا" لیکن جلد ہی یہ خیال مجھے ورطۂ حیرت سے باہر نکال لایا کہ الٰہی جماعتوں کا طرۂ امتیاز "صبر" ہے صبر کی اس عظیم تعلیم نے محترم شیخ صاحب کو یہ ہمت عطا فرمائی ہے۔

موصوف شیخ نصیر احمد صاحب ایک نہایت غیور اور دردمند احمدی تھے۔ جماعتی وقار کے منافی کوئی بات برداشت نہ کر سکتے تھے۔ بڑے خدا ترس اور غریب پرور انسان تھے۔ احمدی غرباء کے علاوہ دیگر غرباء کے لیئے بھی ازحد درد رکھتے تھے۔ مصیبت زدگان کی زبانی اور عملی مدد سے ان کی حوصلہ افزائی کر کے بہت راحت محسوس کرتے تھے۔ ان کے اسی اعلیٰ وصف کی وجہ سے غیر از جماعت احباب نے بھی بلا روک ٹوک ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مختصر یہ کہ آپ بہت ساری صفات سے متصف تھے۔

احباب جماعت کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ آپ کے درجات کی بلندی کے لیئے دعا کی جاوے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

کے فوراً بعد اہم دفاتر وہاں منتقل کرنا شروع کر دیں۔ اور موجودہ عارضی عمارات کو قائم رکھیں۔ تو بجائے نقصان کے ہمیں تیس چالیس ہزار روپیہ کا فائدہ ہوگا۔ اور پھر مزید فائدہ یہ ہوگا کہ سب کارکن اکٹھے رہیں گے۔ اور کام میں پہلے کی نسبت زیادہ ترقی ہوگی۔

وحدت کی خاطر تنازعات چھوڑ دو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:۔

"وحدت کی روح جو صحابہؓ میں پھونکی گئی تھی اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے اس وحدت کے پیدا ہونے کے لئے چاہیئے کہ آپس میں صبر و تحمل اور برداشت ہو۔ اگر نہ ہوگا اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگی۔۔۔۔ اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہوگی۔ یہ بات تم کو صبر و تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے ان کو اپنے اندر پیدا کرو تب خدا کی معیت تمہارے شامل حال ہو کہ وحدت کی روح پھونکی گئی۔"

(خطبات نور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

بلال احمد ابن محمود احمد
چک ۱۸۴/7-R ضلع بہاول نگر

محفوظ الرحمان ابن محمد اکرم ورک
چک ۲۳۳/7-R ضلع بہاول نگر

عدنان احمد ابن خلیل احمد چٹھہ
چک ۱۸۴/7-R ضلع بہاول نگر

محمد عثمان رضا ابن محمد اکرم
ربوہ

طوبیٰ خالد بنت مظفر اے۔ خالد
لاہور

نفیس احمد ابن محمد اشرف
ربوہ

رضوان احمد ابن عبدالحکیم
احمد نگر ضلع جھنگ

عمر حماد ابن عبدالکریم
احمد نگر ضلع جھنگ

فیصل ندیم ابن منور احمد
ربوہ

امۃ السلام بنت بشیر احمد ارائیں
ربوہ

انس شہزاد ابن عبدالغفور
ربوہ

فرحان غفور ابن عبدالغفور
ربوہ

صباحت احمد ابن رانا سعادت احمد
ربوہ

وجاہت احمد ابن رانا سعادت احمد
ربوہ

مبشرہ احمد بنت محمد ادریس
ربوہ

وقار محمود ابن نثار احمد گل
لاہور

ایانہ محمود ابن نثار احمد گل
لاہور

قمرالدین صدیق ابن صدیق الرحمٰن ملا
کھلنا بنگلہ دیش

عبدالرافع ابن عبدالستار
چک نمبر ۸۹ ضلع فیصل آباد

ہبۃ النصیر بنت عبدالمنان
ربوہ

مبشرہ عروج بنت محمود احمد
ربوہ

وقاص احمد ابن سیٹھ نثار احمد
دوڑ ضلع نواب شاہ

ملیحہ بنت منیر احمد
دوڑ ضلع نواب شاہ

النصر محمود ابن محمود احمد
کوٹ دیال داس ضلع شیخوپورہ

[illegible]
ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

باسمہ مظہر بنت مظہر الحق کلیم
ربوہ

صالح احمد ابن محمد [illegible]
چک سکندر

قدسیہ عنبر ابن بشارت احمد غضنفر
ربوہ

اسامہ ذکی احمد ابن حافظ ناصر احمد
ربوہ

ریان احمد ابن ملک انور احمد
بھیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ملتان کے ۲ ڈپلومہ کورسز
سپننگ اور ویونگ کا مختصر تعارف

یہ دونوں تین سالہ ڈپلومہ کورس ہیں۔ امیدوار کے لئے میٹرک سائنس پاس ہونا ضروری ہے داخلہ کے وقت میرٹ تیار ہوتا ہے۔ ہر سال میرٹ مختلف ہوتا ہے۔ صرف چار ۴ مضامین کے نمبر کاؤنٹ کرتے ہیں۔ (۱) ریاضی (۲) فزکس (۳) کیمسٹری (۴) انگلش کل نمبر ۵۰۰ ہوتے ہیں۔ اس سال میرٹ ۳۲۰ تھا۔ امسال تو داخلہ ہو چکے ہیں میٹرک کے نتائج کے فوراً بعد داخلے شروع ہو جاتے ہیں۔ ہر سال ہر ایک کورس میں ۲۵ پچیس لڑکے داخل کئے جاتے ہیں۔

خواہشمند طلباء میٹرک کے نتائج کے بعد مذکورہ کالج سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کے ذریعہ اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی مساعی عمل میں لائی جائے۔

⑤ وصولی کے وقت غیر معیاری وعدہ کو معیاری بنانے کی کوشش کی جائے معیاری وعدہ ایک ماہ کی کل آمد کا پانچواں حصہ ہے۔

⑥ نہ کمانے والوں سے کم از کم -/۲۴ روپے سالانہ کا وعدہ حاصل کیا جائے۔

⑦ زیادہ بہتر ہوگا اگر نظامت ضلع کی سطح پر ایک وفد تشکیل دیا جائے جو اس ہفتہ کو منانے اور کامیاب کرنے کا ذمہ دار ہو۔

⑧ ہفتہ تحریک جدید کے اختتام پر نظامت ضلع کی طرف سے اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹ مع معین اعداد و شمار مرکز کو بھجوائی جانے کی درخواست ہے۔

امید ہے کہ آپ کی نگرانی میں آپ کا تشکیل کردہ وفد پوری ذمہ داری کے ساتھ اس ہفتہ کو منانے، کامیاب کرنے اور پھر تفصیلی رپورٹ بھجوانے کی مساعی سے عمل میں لائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس ہفتہ کو کامیاب کرنے میں ہر قدم پر آپ کی تائید و نصرت اور راہنمائی فرمائے۔

قائد تحریک جدید
مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اندرون پاکستان الفضل کے خریداران کے خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ طبع شدہ چٹ پر جو خریداری نمبر درج ہے وہ نیا خریداری نمبر ہے۔

(مینیجر)

ملکی خبریں

○ ملک کے ممتاز سماجی کارکن اور ایدھی ویلفیئر ٹرسٹ کے بانی عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ "سیاست دان سرمایہ داروں" یا "سرمایہ دار سیاست دانوں" نے ہمیں بہت غریب کر دیا ہے۔ اب یہ سسٹم تبدیل ہونا چاہیئے۔

○ گلبدین حکمت یار سمیت تین افغان مجاہدین راہنماؤں نے تہران میں ہونے والے سہ فریقی مذاکرات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

○ لندن کے تاجر مرتضیٰ بخاری کے اغوا کیس سے متعلق انہوں کیس کے تفتیشی افسر ملک احسان کو نیپئر پولیس سٹیشن کی حدود میں نامعلوم مسلح افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ملک احسان جلد اپنا بیان ریکارڈ کرانے والے تھے۔

○ چولستان کی سرحد پار کر کے متعدد بھارتی جاسوس اور "را" کے ایجنٹ پاکستان میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور پنجاب میں پھیل کر فوجی اور دیگر حساس علاقوں سے متعلق رپورٹیں بھارت بھیج رہے ہیں۔

○ آئی جے آئی کے ساتھ اختلافات دور کرنے کے لئے وزیر اعظم پاکستان قاضی حسین احمد سے ملاقات کریں گے۔

○ باجوڑ ایجنسی میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ایک عورت سمیت ۹ افغان ہلاک ہو گئے۔ یہ بدقسمت لوگ صوبہ کنڑ میں امارت اسلامی کے مولوی جمیل الرحمٰن اور حزب اسلامی کے گلبدین حکمت یار کے گروپوں کے درمیان لڑائی کے باعث پناہ لینے پاکستان آ رہے تھے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے کاروباری یونٹوں کو نیشنل کوآپریٹو کے قرضے واپس کرنے کی ہدایت دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کارپوریشن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں بہر حال حکومت کی کوشش ہے کہ چھوٹے کھاتہ داروں کو جلد ادائیگی کر دی جائے۔

○ حکومت نے زر مبادلہ اور ادائیگی اصلاحات کی منظوری دے دی ہے۔ سرمایہ کار بینکوں سمیت رہائشی فرمیں اور کمپنیاں غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹ کھول سکیں گی۔

غیر ملکی خبریں

○ روسی صدر گورباچوف نے کہا ہے کہ اگر ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔ سوویت پارلیمنٹ کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یونین کے معاہدے میں اصلاحات کے باوجود سوویت جمہوریاؤں کا اتحاد برقرار رہنا چاہیئے۔

○ خود مختاری کا اعلان کرنے والی بالٹک ریاستوں کو اب تک اٹھارہ سے زائد ممالک تسلیم کر چکے ہیں۔ اسٹونیا کے وزیر خارجہ نے روس میں ایک اور بغاوت کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔

○ چین کے صدر یانگ شانگ کن نے جو منگولیا کا دورہ کر رہے ہیں کہا ہے کہ امریکہ جمہوریت کے نام پر اپنا نظریہ تھوپنے کی کوشش کر رہا ہے انہوں نے توقع ظاہر کی کہ گورباچوف کی واپسی سے چین روس تعلقات مزید مستحکم ہوں گے۔

○ کویت اور امریکہ کے درمیان ایک دفاعی سمجھوتہ طے پانے والا ہے جس میں امریکہ کو کویت کی حفاظت کا اختیار دے دیا گیا ہے۔

○ جنوبی کوریا میں شدید سمندری طوفان اور سیلاب سے ۱۰۰ افراد ہلاک اور ۴۲ لاپتہ ہو گئے۔ ۱۶ ہزار سے زائد صنعتی اور تجارتی عمارتوں کو بری طرح نقصان پہنچا ہے۔

○ سابق بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کا قتل ابھی تک معمہ بنا ہوا ہے۔ قتل میں ملوث تمام اہم افراد نے گرفتاری سے عین قبل خودکشی کر لی۔ جس سے یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ تامل ناڈو کی پولیس کے اہم افراد قتل میں ملوث ہیں۔

○ ایران کی فضائی کمپنی دس سال کے تعطل کے بعد یکم ستمبر سے کویت کے لئے دوبارہ پروازیں شروع کر رہی ہے۔

ڈاکٹرز!

ربوہ شہر کی جدید ترین باموقع کلینیکل لیبارٹری سے منسلک کلینک کے لئے محنتی اور ترقی کے جذبہ سے سرشار ڈاکٹر رابطہ کریں

منیر طاہر
فون نمبر ۵۲۵ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون ۷۷۱، ۶۰۶

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد (رجسٹرڈ)
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ

مرض بے اولاد، مرض نرینہ اولاد سے محروم
مرض اٹھرا، مرض بچوں کا سوکھا پن

گوجرانوالہ فون ۲۴۸۴۴ / ۲۶۴۹۷ ۰۴۳۱، ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴
لاہور۔ اسلام آباد۔ قلعہ کالروالہ۔ ملتان۔ کراچی